Al-Azhār

Volume 8, Issue 1 (Jan-June, 2022)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/18

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/303

Article DOI: https://doi.org/10.46896/alazhr.v8i01.303

Title	A Study of the Tradition of Urdu Hamdia Poetry in Azad Kashmir
Author (s):	Dr.Mir Yousaf Mir,Sakeena khawja and Dr.Ambreen Khawja
Received on:	26 June, 2021
Accepted on:	27 May, 2022
Published on:	25 June, 2022
Citation:	Dr.Mir Yousaf Mir, Sakeena khawja and Dr.Ambreen Khawja, “Construction: A Study of the Tradition of Urdu Hamdia Poetry in Azad Kashmir,” Al-Azhār: 8 no, 1 (2022): 40-59
Publisher:	The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

آزاد کشمیر میں اردو حمدیہ شاعری کی روایت: ایک مطالعہ

A Study of the Tradition of Urdu Hamdia Poetry in Azad Kashmir

ڈاکٹر میر یوسف میر*

سکینہ خواجہ**

ڈاکٹر عنبرین خواجہ***

Abstract:

In the present research paper, the researcher explores the various aspects of Urdu Hamdia poetry titled as "Tradition of Urdu Hamdia Poetry in Azad Kashmir".The quiet and flowery valley of Kashmir has always been an attraction for the saints and dervishes of all religions. In the presence of these beautiful scenes, the poets of Azad Kashmir are eloquent in praise of Allah Almighty. The tradition of Urdu Hamdia poetry in Azad Kashmir is about three hundred years old. In no way is it less, but in some respects it has seen deeper intellectual and artistic awareness and freshness. These poets have fully expressed their creative abilities in Urdu Hamdia poetry, so they will be remembered as a powerful voice. The poets of Azad Kashmir have made the beauty of the creator of all scenes and Asma-e-Hasani the subject of their hymn poetry. Perfect belief in the Essence of the Almighty, the manifestation of His attributes and perfections, and the all-encompassing nature of nature are present in a polite and humble manner.All the attributes of Allah Almighty have been mentioned from various angles. In addition to tradition, innovation and diversity can be seen in the subjects of Urdu Hamdia poetry. Urdu Hamdia poetry is an ancient genre of Urdu poetry. It is as old as Urdu poetry itself. From ancient poets to modern poets, Urdu praise poetry exists. In the literature of Azad Kashmir, religion and themes related to religion, symbols, metaphors and similes, allusions and references are very much involved in the movement. However, there are some poets whose style of speech is a major reference to religion. The entire collections of some of these poets are of a religious nature. As time went on, various aspects of Urdu praise were developed and expressed in Azad Kashmir.

Key words/ Terms: Genre, Hymn, Systematic, Metaphors, Allusions, Similes, Reference.

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، یونیورسٹی آف آزاد اینڈ جموں کشمیر، مظفر آباد

** پرنسپل، گورنمنٹ ڈگری کالج شاردہ، نیلم، آزاد اینڈ جموں کشمیر،

*** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ کشمیریات، یونیورسٹی آف آزاد اینڈ جموں کشمیر، مظفر آباد

حمد کا محرک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے،اس لیے ہر وہ چیز جو خدا سے منسوب ہو یا جس کا تعلق و تاثر مع اللہ ہو حمد کی ذیل میں شامل ہے۔عربی زبان کے لفظ حمد کے معنی ثنائے جمیل یا تعریف کے ہیں۔لفظ حمد اللہ تعالیٰ کے تعریفی و توصیفی کلمات کے لیے مختص ہو گیا ہے۔حمد،شاعری و نثر دونوں میں کہی جا سکتی ہے۔عطا الرحمن نوری لکھتے ہیں:

”حمد ایک عربی لفظ ہے جس کے معنی تعریف کے ہیں،اللہ کی تعریف میں کہی جانے والی نظم کو حمد کہتے ہیں۔“1

بلاشبہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔کسی چیز کے اندر کوئی خوبی ،کوئی حسن یا کوئی کمال ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی عنایت اور عطا کردہ ہے۔حقیقی حمد بے شک اسی کو زیب دیتی ہے جو تمام عالمین کا رب ہے۔جو مخلوقات کی الگ الگ جنسوں مثلاً عالمِ جن،عالمِ انس،عالمِ ملائکہ ،عالم وحوش وطیور و دیگر کی ضروریات پوری کرتا ہے۔آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ بھی ہے وہ اللہ کی حمد وثنا بیان کر رہا ہے۔اس لیے تمام موضوعات کا منبع وسرچشمہ اور تمام حسن کا محور ومرکز وہی ایک اللہ ہے۔یوم الست سے ہی فطرت انسانی میں عظمت خالق و مالک کے اعتراف کا داعیہ رکھ دیا گیا ہے،اس لیے انسان اپنے رب کی تلاش میں ہے۔شعرا اپنے رب کا وجدان اپنے تخلیقی اور قلبی واردات کے امتزاج سے کرتے ہیں۔اردو شاعری میں حمد کی گونج اردو شاعری کے ساتھ ہی مختلف آہنگوں اور متنوع لہجوں میں سامع نواز ہوتی رہی ہے۔جس طرح لفظ حمد ایک وسیع لفظ ہے،اسی طرح اس کے موضوعات بھی وسیع ہیں۔حمد صرف اسی ایک کے لیے ہے جس نے لفظ کُن سے تمام عالمین کو پیدا کیا۔حمدیہ شاعری ،شاعری کی سب سے قدیم ،معتبر اور بڑی شاعری ہے ،اس لیے اس نوع کی شاعری کے لیے موضوع بھی بڑا درکار ہے۔اللہ اکبر ہی وہ موضوع ہو سکتا ہے ،جو حمد یہ شاعری کا ہم رتبہ ہو سکتا ہے۔ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی لکھتے ہیں:

”حمد کا موضوع اتنا ہی وسیع اور متنوع ہے جس قدر خدا اور اس کی ذات ،گویا اس کی وسعت کی کوئی انتہا نہیں۔“2

خدا نے جب سے کسی چیز کو تخلیق کیا ہو گا،اس چیز نے اپنے خالق کا شکر بجالایا ہو گا۔ویسے تو خدا کی تعریف و توصیف کا آغاز کائنات کی تخلیق سے پہلے بھی موجود تھا۔ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہر وقت اپنے خالق کی تسبیح وتہلیل میں مگن رہتے۔تمام کتب سماویہ خالق کائنات کی ثناگری سے لبریز ہیں۔اللہ

کی آخری کتاب قرآن مجید کی ابتدا اور انتہا بھی حمد سے ہی ہوتی ہے۔اللہ خالق ِ کل ہیں، اس لیے کل موضوعات اس کی ذات سے ہی منسوب ہیں۔انسانی عقل و عمل محدود ہیں،اس لیے مشت ِ خاکی کے لیے صفاتِ ربانی کا مکمل احاطہ کرنا مشکل ہے۔تاہم انسان اپنی بشری کم زوریوں اور کم مائیگیوں کے باوجود اپنی بساط کے مطابق اللہ تعالیٰ کی شان ِ کبریائی بیان کرتا ہے۔اللہ کی تعریف و توصیف کا سلسلہ دنیا کی کئی زبانوں اور مختلف مذاہب میں اپنے اپنے انداز میں جاری و ساری ہے۔اردو زبان میں حمدیہ شاعری کا آغاز اردو شاعری کے ساتھ ہی شروع ہوجاتا ہے۔اردو حمدیہ شاعری کی روایت پرڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی لکھتے ہیں:

> ”حمد اُردو شاعری کی قدیم صنف ہے۔اتنی پرانی جتنی خود اُردو شاعری۔قدیم شعرا کے ہاں ہر دیوان ، مثنوی اور مجموعہ کلام کا آغاز حمد سے ہوتا تھا۔یہ روایت اس قدر پختہ اور گہری تھی کہ ہندو شعرا اور مثنوی نگاروں نے بھی اس سے انحراف نہیں کیا۔ ہر دیوان کی پہلی غزل حمد ہوتی تھی اور ہر مثنوی میں آغاز قصہ سے پہلے مثنوی نگار حمد کہتا تھا۔شعرا نے بطور خاص الگ حمدیں بھی کہی ہیں ۔“3

اردو شاعری میں حمد کے لیے کوئی مخصوص اسلوب ،ہیت اور آہنگ مقرر نہیں۔اردو شعرا نے اپنے اپنے اسلوب میں اپنی عقیدت کو اشعار کی لڑیوں میں پرو کر اللہ تعالیٰ کے اوصاف حمیدہ اور اسمائے حسنیٰ کو بیان کیا ہے۔اردو حمد کے اولین نمونے صوفیاء کرام کی جکریوں ،دوہروں اور شعری تصانیف میں پائے جاتے ہیں۔ابتدائی دور میں حمد کے پورے پورے دیوان تو نہیں ملتے تاہم تصانیف کی ابتداءحمدیہ شاعری یا نثر سے کی گئی ہے۔حمدیہ شاعری کی یہ روایت صوفیا کرام سے ہوتی ہوئی جنوبی ہندوستان تک پہنچتی ہے۔پہلے صاحب دیوان شاعر قلی قطب شاہ کے بعد دکنی تصوف کے رسائل پھر ولی دکنی اور ان کے معاصرین تک حمدیہ شاعری رواج پاتی ہے اور جزوی طور پر حمدیہ شاعری کے نمونے ملتے ہیں۔شمالی ہند میں حمدیہ شاعری کی روایت میں بھی پہلا دور صوفیاکرام کا ہی شمار کیا جا سکتا ہے۔اس کے بعد عصر جدید کے حمد گو شعرا حمدیہ روایت کو مزید مستحکم کرتے ہیں اور حمد کے اسلوب اور ہئیت میں بھی ایک واضح تبدیلی آجاتی ہے۔عصر حاضر کی حمد گوئی جس میں اب تو باقاعدہ شعرا کے حمدیہ دیوان موجود ہیں۔جن کی پوری شاعری کو ناقدین ادب نے حمدیہ کلام کا درجہ دیا ہے اور شائد ایسا کوئی شاعر نہ ہو جس نے اپنے مجموعہ ہائے کلام کی شروعات حمد سے نہ کی ہو۔اردوحمدیہ کلام کے ابتدائی نقوش دکنی مثنویوں میں دیکھے جاسکتے ہیں۔مثلاً فخر الدین نظامی بیدری کی تصنیف ”کدم راوپدم راو “(۱۴۳۵ء) جو اردو

کی اولین مثنوی ہے۔اس میں اردو حمدیہ شاعری موجود ہے۔امیر خسرو کے مجموعہ ہا کلام میں بھی توحید خدا اور عقائد کا ذکر موجود ہے۔ویسے تو اردو میں اگر اولیت کی بات دیوان کے اعتبار سے کریں تو اس سلسلے میں اولیت کا تاج غلام سرور لاہوری کے سر پہ ہے۔اردو میں حمدیہ شاعر ی کا پہلا مجموعہ غلام سرور لاہوری کا ''دیوان حمد ایزدی'' (۱۸۸۱)ہے۔حمدیہ شاعر ی کا دوسرا مجموعہ مضطر خیر آبادی کا ''نذر ِ خد'' ہے۔اسی طرح ابرار کرتپوری ہندوستان میں حمد کے باضابطہ صاحب دیوان شاعر ہیں۔دوسری طرف بعض شعرا کی پہچان ہی اردو حمد یہ شاعری سے قائم ہوئی ہے۔

آزاد کشمیر ،ریاست جموں و کشمیر کا ایک آزاد حصہ ہے جسے ۲۴۔اکتوبر ۱۹۴۷ءکو سرفروشا ن وطن نے

آزاد کرایا۔اب ریاست جموں وکشمیر تین حصوں(مقبوضہ کشمیر،شمالی کشمیر اور آزاد کشمیر)میں منقسم ہے۔آزاد کشمیر کے ادبی پس منظر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خطہ شروع ہی سے علمی وادبی تہذیب و ثقافت کا مرکز رہاہے۔برعظیم میں دین اسلام کی کرنیں عرب تاجروں کی آمد کے ساتھ ہی پھوٹ چکی تھیں۔محمد بن قاسم کی فتح سندھ(۷۱۲ء)کی بدولت اسلام کی تعلیمات ،توحید ورسالت اور دیگر معاشرتی نظام کی خوش بو برعظیم کے ساتھ ساتھ کشمیر کے گل زار وں میں بھی مہکنے لگی۔ویسے بھی کشمیر خالقِ کائنات کے مناظر سے بھری پڑی ہے، اسی لیے تو یہ خطہ ہر عہد میں مذہب و روحانیت کا مرکز رہا۔ڈاکٹر ایس۔ایم ناز لکھتے ہیں:

''کشمیر کی پر سکون اور گل پوش وادی ہر مذہب کے فقرا اور درویشوں کے لیے ہمیشہ باعث کشش رہی، گرد وپیش کا ماحول اس قدر پر کیف آفریں کہ عشق مجازی کے دل دادہ بھی عشق حقیقی میں کھو جائیں۔ایسے میں کون ہوں گے جو اپنے رب کو یاد نہ کرے اور مالک حقیقی سے لو نہ لگائیں۔''4

ویسے بھی کشمیری اپنے مذہبی پس منظر کی بدولت پوری دنیا میں مشہور ہیں۔پروفیسر احسان اکبر نے درست فرمایا:

''کشمیر ی کی مزاحمت ہمیشہ کسی مذہبی قدر کے تحفظ کے لیے ہوگی۔''5

آزاد کشمیر کے بیشتر شعرا نے اللہ اور رسول ﷺ سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا ہے ۔اس حوالے سے ڈاکٹر افتخار مغل لکھتے ہیں:

"آزاد کشمیر کے ادب میں مذہب اور مذہب سے متعلقہ موضوعات، علامات، تلازمات، استعارات وتشبیہات، تلمیحات اور حوالوں کا عمل دخل اور چلن کافی زیادہ رہا ہے۔ آزاد کشمیر کے بہت کم اردو شعرا ہیں جنھوں نے مذہبی اصناف (بالخصوص حمد ونعت) میں طبع آزمائی نہ کی ہو۔ تاہم بعض شعرا تو ایسے ہیں جن کے طرزِ سخن کا ایک بڑا حوالہ مذہب ہی ہے۔ ان میں سے بعض شعرا کے تو پورے پورے مجموعہ ہائے کلام ہی مذہبی نوعیت کے ہیں۔"6

ایک تحقیق کے مطابق حمیم بن سامہ پہلا مسلمان تھا جو کشمیر میں داخل ہوا، اس کے بعد سید شرف الدین عبدالرحمن بلبل شاہ اپنے کئی سو مبلغین کے ہم راہ کشمیر کی وادی میں داخل ہوئے۔ ان کی آمد سے ہر طرف لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کی صدائیں فضاؤں کو منور کرنے لگیں۔ بلبل شاہ کے ہی ہاتھوں رنچن شاہ اسلام قبول کر کے صدرالدین کا لقب اختیار کر کے کشمیر کا پہلا مسلمان حکمران بن جاتا ہے۔ ان کے قبول اسلام سے ایک نئے اسلامی معاشرہ کی تشکیل ہوتی ہے۔ پھر شاہ ہمدان اور ان کے ہم راہ کئی مبلغین ِ اسلام کشمیر کی وادی میں داخل ہوتے ہیں۔ شاہ ہمدان کے بعد ان کے فرزند میر محمد ہمدانی کے ساتھ ساتھ شیخ نورالدین، للا عارفہ کے علاوہ کئی اہم نام ہیں جو توحید و رسالت کے لیے روشن قندیلیں ثابت ہوتے ہیں۔

آزاد کشمیر میں اردو حمدیہ شاعری کی روایت میں بزرگانِ دین کی دین اسلام کے لیے کی جانے والی کوششیں نقشِ اول کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہاں اردو حمد کو رواج دینے والوں میں اولیت ان تخلیق کاروں کو حاصل ہے جو ۱۹۴۷ء سے قبل ہندوستان، پاکستان اور وادی سے ہجرت کرکے آزاد کشمیر میں آئے۔ آزاد کشمیر کے قیام کے بعد بڑے ادبی مراکز مظفر آباد، میر پور اور پونچھ میں بنے، جہاں دیگر اصناف کے ساتھ ساتھ اردو حمد گوئی شروع ہوئی۔ مذہبی، اصلاحی، تعلیمی اور ادبی انجمنوں کا قیام عمل میں آیا۔ انجمن سازی اور ان کے زیر اہتمام ہونے والے مشاعرے، ادبی وتنقیدی نشستیں، تقاریبِ رونمائیِ کتب، تعزیتی ریفرنس، تحقیقی مقالات، طرحی مشاعرے، تعارفی تقاریب اور دیگر انجمنوں کی سرگرمیوں نے اردو حمد کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان انجمنوں کے زیر اہتمام ہونے والی تمام سرگرمیوں کی ابتدا حمد سے کی جاتی تھی۔ انجمنوں نے مختلف ادبی جریدوں کا بھی اجرا کیا۔ ان جرائد میں اہل قلم شعرا کی دیگر تخلیقات کے ساتھ ساتھ حمدیہ شاعری بھی شائع ہوتی رہی ہیں جس کی وجہ سے ایک اسلامی اور ادبی شعور نے جنم لیا اور اردو حمد کو نئے اسالیب، مفاہیم، مصادر و ماخذ اور تراکیب سے روشناس کیا۔ آزاد کشمیر میں اردو حمد کے

فروغ میں عام رسائل و اخبارات کے علاوہ ادبی جرائد اور پھر تعلیمی اداروں کے ادبی جرائد نے بھی خطہ کے شعرا کی پذیرائی کی۔ آزاد کشمیر ریڈیو مظفر آباد اور تراڑ کھل کے قیام نے اردو حمدیہ روایت کو مزید مضبوط کیا۔ ریڈیو اسٹیشن کے قیام سے لوگوں میں مذہبی شعور بیدار ہوا۔

خطہ آزاد کشمیر میں اردو حمد میں اولیت کا درجہ غلام محی الدین کو حاصل ہے۔ آزاد کشمیر کی پہلی شعری تصنیف میاں غلام محی الدین کی مثنوی "گلزار فقر" (۱۱۳۱ھ) (۱۷۱۷ء) کے ساتھ ہی اردو حمد گوئی کا باقاعدہ آغاز ہو جاتا ہے۔ میاں غلام محی الدین کا تعلق آزاد کشمیر کے ضلع میر پور سے تھا۔ مثنوی "گلزارِ فقر" بنیادی طور پر ایک مرید اور پیر کی عرفان ِ ذات و عرفان حقیقت کے متعلق گفت گو ہے۔ ڈاکٹر شفیق انجم لکھتے ہیں:

"مثنوی "گلزارِ فقر" کا موضوع تصوف ہے۔ مثنوی میں حمد بھی ہے، نعت بھی اور غوث الاعظم کی منقبت بھی، اشعار کی کل تعداد ۴۴۹ ہے۔" 7

شیخ غلام محی الدین میرپوری کی مثنوی "گلزار فقر" سے حمدیہ شعر کا انداز اور نمونہ کلام ملاحظہ کیجیے:

جس ذات کا اللہ ہے نانو   تسکا مجھے بتاؤ تھانو 8

آزاد کشمیر میں اردو حمد کی روایت کو آگے بڑھانے والوں میں ایک نام پروفیسر امین طارق قاسمی کا ہے۔ ۱۹۳۰ء میں مقبوضہ کشمیر کے ضلع پونچھ کے علمی وادبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ بدرس و تدریس سے وابستہ رہے۔ انھوں نے حفیظ جالندھری کے شاہنامہ اسلام کے طرز اور بحر میں ایک منظوم کتاب "جہاد کشمیر" بھی لکھی جو خاصے کی چیز ہے اور جس سے ان کے مذہبی میلان کا انداز بھی ہوتا ہے۔ شعری مجموعے "مالا میں دھاگہ" میں بھی حمدیہ کلام موجود ہے۔ اس کے علاوہ ان کا کچھ متفرق کلام بھی موجود ہے جو کہ حمدوں، نعتوں، نظموں، مناجات، منقبتوں اور غزلوں پر مشتمل ہے۔ ان کی حمدیہ شاعری نشاط آگیں و روحانی کیفیات سے معمور و مغمور ہے۔ موصوف کی حمدیہ شاعری کے حوالے سے جویریہ یاسمین لکھتی ہیں:

"امین صاحب کو حمد، نعت مناجات اور منقبت کہنے کا خاص ملکہ تھا۔ ان پر قدرت کی طرف سے سجے سجائے اشعار کا نزول ہوتا تھا۔ انتہائی جذب کے عالم میں حمد کہتے۔" 9

حمدیہ نمونہ کلام ملاحظہ کیجیے:

خدا کے نام سے خامہ کا میں آغاز کرتا ہوں اسی کا نام اپنا مونس و دمساز کر

تاہوں10؎

آزاد کشمیر کی ادبی تاریخ میں ایک قابل قدر نام پروفیسر بشیر مغل (پ۔۱۹۳۱ء)کا ہے۔آپ کا تعلق آزاد کشمیر ضلع میرپور سے ہے ۔تدریس سے منسلک رہے۔پندرہ سے زائد شعری مجموعوں کے خالق ہیں اور تقریبا تمام شعری مجموہائے کلام میں حمدیہ کلام موجود ہے۔ان کی حمدیہ شاعری زیادہ تر غزل کی ہیت میں لکھی گئی ہے جو روایتی اور کلاسیکی اسلوب کی حامل ہے۔حمدیہ ونعتیہ شاعری کا مجموعہ" تہہ محراب حرم "سفر حج کے دوران تخلیق ہونے والی حمدیہ اور نعتیہ شاعری پر مشتمل ہے۔حمدیہ اشعار ملاحظہ کیجئے:

اس مرحلہ شام و سَحر تک تو آگئے۔۔۔نظارے خود سمٹ کے ، نظر تک تو آگئے

آگے تری رضا ، ترے در تک تو آگئے۔۔۔بے رہ گزر تھے، راہ گزر تک تو آ گئے

رخسار پر نگاہیں تو مرکوز ہو گئیں۔۔۔ہم اس حریمِ لعل و گہر تک تو گئے

یا رب وہ اب بشارتِ جنت بھی تو دے انھیں۔۔۔عاصی ترے در تک ، ترے گھر

تک تو آگئے

اب رحمتیں آغوش میں لے لیں گی خود ہمیں۔۔۔ہم رحمتوں کی حد نظر تک تو

آگئے 11؎

آزاد کشمیر میں اردو حمد کے رجحانات اور سفر کو آگے بڑھانے میں محمد خلیل ثاقب(پ۔۱۹۳۶ء) ایک اہم نام ہے۔میرپور میں پیدا ہوئے۔پیشہِ معلمی سے منسلک رہے۔محمد خلیل ثاقب کہنہ مشق شاعر اور ملنسار انسان تھے۔"ندائے حق،شعلہ نور، شمع رسالت کے پروانے اور گلدستہ عقیدت" کے نام سے حمدیہ و نعتیہ مجموعے شائع

ہوکر داد و تحسین وصول کر چکے ہیں۔آپ نے عشق الٰہی میں ڈوب کر لکھا ہے ۔ پروفیسر صغیر آسی لکھتے ہیں:

"آپ کی حمدوں میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور محبت کا اعتراف موجود ہے۔حمدیہ کلام

میعاری

ہونے کے ساتھ ساتھ فنِ حمد گوئی کے تقاضے پورا کرتا ہے۔"12؎

حمدیہ کلام پیش کیجیے:اے خالق کون و مکاں۔۔۔اے مالک ہر دو جہاں

زیبا ہے تجھ کو سب ثناء۔۔۔اے مہربان ،اے مہربان13؎

الطاف قریشی (۱۹۳۷۔۱۹۹۸) صاحب اسلوب شاعر اور مزاج کے اعتبار سے صوفیانہ خیالات کے آدمی تھے۔مظفرآباد سے ان کا تعلق تھا۔الطاف قریشی کے مجموعے ”داتا زہرپلا“ کو ڈاکٹر آمنہ بہار رونا نے اپنے مقالے ” الطاف قریشی شخصیت او ر فن ” میں اردو نظم کا ایک نیا تجربہ قرار دیا ہے ان کے ہاں کا متصوفانہ رنگ ہے۔اس کے علاوہ ان کے مجموعہ ”ثنا“میں بھی حمدیہ اشعار موجود ہیں۔جیلانی کامران لکھتے ہیں:

” یہ کتاب جس مرکزی تصور داتا دینے والا کو سامنے لاتی ہے اور جس کے ساتھ موضوعات کا
پھیلا ہوا سلسلہ ظاہر اور اوجھل ہوتا ہے۔ وہ تصور اس نظم کے پیٹرن میں باہر سے شامل یا داخل نہیں ہوتا بل کہ ان موضوعات کی نقل وحرکت سے از خود برآمد ہوتا ہے۔“ 14؎

داتا زہر پلا سے نمونہ کلام ملاحظہ کیجیے:

بیت چکا ہے طوفاں اب تو۔۔۔پنچھی واپس کر دے۔۔۔داتا۔۔۔

شجر ہمارے بھر دے۔۔۔اپنی نیت بن کر میں

جب آنکھوں میں آجاؤں۔۔۔داتا۔۔۔پھر نہ ٹلنے پاؤں 15؎

بشیر صرفی(۱۹۴۲۔۱۹۹۳) اپنے عہد کے اہم اور ممتاز شاعر تھے۔۔پیدائش بارہ مولہ کشمیر میں ہوئی ۔بعد ازاں ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ عملی زندگی کا آغاز صحافت اور ریڈیو پاکستان سے کیا۔ان کے کلام کو ڈاکٹر شفیق انجم نے” کلام بشیر صرفی“ کے نام سے مرتب کر کے شائع کیا ہے۔“کلام بشیر صرفی”کاپہلا حصہ حمدونعت پر مشتمل ہے۔عشق کا جو بن فنی کمال کے ساتھ مل کران کی حمدوں میں ایک عجب کیفیت پیدا کیے ہوئے ہے۔ایسی کیفیت جو دل کی گہرائیوں کو چھوتی اور تاثر کے نقش کو جاوداں بناتی ہے۔ڈاکٹر شفیق انجم لکھتے ہیں:

”بشیر صرفی کے شعری سرمائے کو دیکھا جائے تو اس میں اچھی بڑی تعداد میں حمدیں،نعتیں،غزلیں اور نظمیں بھی ہیں۔ہر زاویے کو انھوں نے بڑی خوبی سے استوار

کرنے کی سعی کی ہے۔حمد ونعت گوئی کا فن انھیں وارثت میں ملا ہے۔اپنے دادا ملا محی الدین کاشمیری اور والد خواجا عبدالاحد دلاور وانی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بشیر صرفی نے حمد و نعت گوئی اختیار کی۔یہی وجہ ہے کہ جب حمد و نعت کے لیے ان کا قلم چلا ہے،عقیدتوں کے
پھول جھڑے ہیں۔" 16ؔ

کلام بشیر صرفی سے حمدیہ نمونۂ کلام ملاحظہ کیجیے۔

اے خدائے ذوالکرام و ذوالجلال۔۔۔اے بلند از ہر گمان و ہر خیال
اے کہ در دست تو جبروت و جمال ۔۔۔اے خدائے بے نظیر و لامثال17ؔ

ڈاکٹر عبدالرحمن عبد(پ۔۱۹۴۴)کا تعلق میرپور آزاد کشمیر سے ہے۔پیشے کے لحاظ سے میڈیکل ڈاکٹر ہیں۔۱۹۶۸ءمیں امریکہ چلے گئے اور نیویارک میں مقیم ہیں۔ڈاکٹر عبدالرحمن عبد کے پانچ شعری مجموعہ ہاکلام شائع ہوچکے ہیں سبھی مجموعوں میں حمدیہ اشعار موجود ہیں۔"عرفان عبد"(۱۹۹۱) مکمل حمدیہ ونعتیہ کلام پر مشتمل ہے۔ڈاکٹر عبدالرحمن عبد کا مجموعہ "عرفانِ عبد" شمالی امریکہ سے شائع ہونے والا پہلا حمدیہ و نعتیہ مجموعہ ہے۔فرمان فتح پوری لکھتے ہیں:

"ڈاکٹر عبدالرحمن عبدؔ کے ہاں ایک خاص انداز کا آدرش اور پیغام تواتر کے ساتھ ملتا ہے۔یہ آدرش اور پیغام ایک سچے اور پکے مسلمان شاعر کا آدرش ہے اور قومی اور ملی شعور کے ساتھ دینی اور اسلامی اقدار سے پوری طرح منسلک ہے۔اپنے خاص مزاج اور طرزِ احساس کے حوالے سے علامہ اقبال،مولانا محمد علی جوہر اور مولانا ظفر علی خان کے قبیلے کے شاعروں میں شمار کیا جا سکتا ہے۔"18ؔ

عبدؔ کے کلام سے حمدیہ نمونہ ملاحظہ کیجیے:

کروں شان اس کی بیان بھی کیا کہ زبان کو تابِ بیاں نہیں
وہ قدیم ہے وہ قدیر ہے وہ کریم ہے وہ کہاں نہیں
یہ زمین یہ چاند یہ کہکشاں،یہ چمکتے تاروں کے کارواں
یہاں کار ساز کوئی تو ہے کہ یہ چرخ یونہی رواں نہیں19ؔ

تحسین جعفری کے فرزند میجر رفیق جعفری کا تعلق علمی وادبی گھرانے سے ہے۔۱۹۴۴ءمیں پونچھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۸ءمیں ان کا خاندان ہجرت کر کے راول پنڈی چلا آیا۔عسکری خدمت کے ساتھ

ساتھ علمی و ادبی سفر بھی جاری رہا۔چھے شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں اور متعدد زیرِ طبع ہیں۔زیادہ تر شاعری قومی سیاسی اور مذہبی موضوعات پر مشتمل ہے۔"سب کے سب محمد ﷺ سے" مجموعہ حمد و نعت اورمنقبت پر مشتمل ہے۔ان کی حمد یہ شاعری میں عجز و انکساری ہے۔اپنے اس مجموعہ کے بارے میں خود رقم طراز ہیں:

"میں نے اس مجموعہ کلام سب کے سب محمد ﷺ سے"کی ابتداءمیں دعا کی تھی۔

الٰہی کھول دے سارے دریچے ذہنِ حیراں کے۔۔۔تعقل اور تفکر کے جمال علم و عرفاں کے

کیوں کہ:تیری حمد و ثنا کیسے کرے یہ بے نوا تیرا۔۔زبان تیری قلم تیرا،سروں کو آسرا تیرا

آواز آئی"وبتغوالیہ الوسیلہ"سر اٹھا کر سوئے کعبہ و مدینہ و نجف دیکھا، پھر دیکھتا گیا، کربلا اور بغداد و خراسان و سامرہ اورپھر سمجھ گیا!

یہی میرا وسیلہ ہیں ،میں بندہ باوفا تیرا۔۔زمانے بھر کو دکھلاؤں گا، یہ حسن ِعطا تیرا

حمد لکھی نعت و منقبت لکھی،سلام لکھا جو لکھا بھر پور محبت سے لکھا، یہ سب اللہ تعالیٰ کا انعام ہے، اس میں میری کوئی صلاحیت نہیں۔"20؎

حمدیہ نمونہ کلام ملاحظہ کیجیے:

میرا اللہ ہر تعریف سے بالا و برتر ہے۔۔۔وہی خود آشنا ہے عالی و اعلیٰ ہے اکبر ہے21؎

حکیم سید علی اکبرشاہ (پ۔۱۹۴۴) مقبوضہ کشمیر میں پیدا ہوئے ۔بعدازاں خاندان کے ہم راہ ہجرت کرکے ضلع بھمبر میں آباد ہوئے۔موصوف کا حمدیہ ونعتیہ مجموعہ کلام " یارحمتہ العالمین" ہے، حکیم سید علی اکبر کی حمد میں عجز و انکسار،عقیدت کاایسا سماں ہے کہ آنکھیں فرطِ عقیدت سے چھلکتی ہیں تو روح انوکھے کیف و سرور سے سرشار دکھائی دیتی ہے۔حمدیہ شاعری ملاحظہ ہو:

ہر شے میں ہر ذرے میں ہے تو۔۔۔ہے ذکر تیرا چار سو
تو سب کا ہے حاجت روا۔۔اے خدا ،اے خدا22؎

پروفیسر سید مقصود حسین راہی ۱۹۴۷ءمیں راولاکوٹ میں متولد ہوئے۔ تدریس سے منسلک ہیں ۔کئی مجموعوں کے خالق ہیں۔ مذہبی طور پر آپ ایک سلجھے اور منجھے ہوئے خطیب اور ادیب ہیں۔ دین کی مناسبت سے موصوف کی شاعری مذہبی رنگ میں ڈوبی ہوئی ہے اوردل میں عشق ِ الہٰی اور عشق مصطفی ﷺ نے ڈیرے جمائے ہوئے ہیں۔ پسندیدہ میدان مذہبی شاعری ہے۔ان کی کوئی بھی تصنیف ایسی نہیں جس میں حمد یہ کلام شامل نہ ہو۔ان کی حمد گوئی کے متعلق ڈاکٹر محمد اسلم لکھتے ہیں:

"عشق الٰہی کے حوالے سے ان کے کلام میں بہت خوب صورت نظمیں ہیں۔ ہر ایک میں نئی سوچ اور نئی فکر ہے۔ عشق الہٰی میں ڈوبے اشعار دل و دماغ کو ترو تاز کر رہے ہیں۔ حمد کو خوب خوب نبھایا ہے۔" 23ے

حمدیہ نمونہِ کلام ملاحظہ کیجیے:

رب بے نیاز ہے اور ہم ہیں نیاز مند۔۔۔اس کی عنایتوں کی تو حد بے کنار ہے
اس کے زمین زماں اور اس کے مکیں مکاں ۔۔۔اس ہی کی شان سے یہ خزاں و بہار ہے24ے

پروفیسر محمد شفیق راجا (پ۔ ۱۹۵۲) ایک علمی و ادبی شخصیت ہیں۔ ضلع باغ آزاد کشمیر سے تعلق ہے۔ درس و تدریس کے ساتھ وابستہ رہے ۔ان کا اردو حمدیہ ونعتیہ مجموعہ "نعت کا سفر" آزاد کشمیر میں اردو حمدیہ و نعتیہ سفر میں خوب صورت اضافہ ہے۔ پوری محبت و اخلاص اور آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے حمدیں کہی ہیں۔ سید عطاءاللہ شاہ لکھتے ہیں:

"شفیق راجا کی حمدیہ شاعری درحقیقت عشق کی آنچ سے عبارت ہے۔ حمدیہ شاعری میں عشق الہٰی کا جذبہ ہی کار فرما ہوتا ہے،اور یہ جذبہ اللہ تعالیٰ نے شفیق راجا کو ودیعت کر رکھا ہے۔ان کے عشق حقیقی کا اظہار ان کے دل سے نکلے ہوئے اشعار سے ہوتا ہے۔" 25ے

پروفیسر شفیق راجا کے حمدیہ کلام کا نمونہ ملاحظہ کیجیے:

اسی کے تصرف میں ہے ذرہ ذرہ۔۔اسی کا ثناءخوان ہے قطرہ قطرہ
وہ مالک ہے سب کا وہ سب کا خدا ہے۔۔وہی سب کا داتا ہے مشکل کشا ہے
سمیع الدعا ہے جزیز العطا ہے26ے

پروفیسر عبدالحق مرادؔ ۱۹۵۳ءمیں باغ آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے ۔درس و تدریس سے منسلک رہے۔پروفیسر صاحب کی کتاب"جنبش ِلب"میں حمد و نعت،منقبت اور دیگر اسلامی موضوعات بیان کیے گئے ہیں۔اسلام سے محبت ان کے کلام کی بنیادی خوبی ہے۔اللہ ،رسول ،اصحاب ِکرام سے محبت ،عقیدت کے جو جذبات پائے جاتے ہیں یقیناً ان کے سچے جذبات کی عکاسی کر رہے ہیں۔پروفیسر ڈاکٹر حبیب الرحمن عاصم لکھتے ہیں:

"مرادؔ نے اپنی شاعری کا مرکزی محبوب اللہ کو بنایا اور پھر جو بھی اس رب سے وابستہ ہے وہ ان کے کلام کا
حصہ بنتا گیا۔موصوف نے جس اعتدال کو اختیار کیا ہے قابل تعریف ہے۔"27ے

غیر منقوط حمدیہ کلام جو ان کے مطابق اردو شاعری میں پہلی غیر منقوط حمد ہے ،ملاحظ کیجیے:

ورد ہو اللہ ہی کے اسم کا۔۔۔ہر گھڑی ہر دم اسی کا آسرا28ے

زاہد کلیم ۱۹۵۴میں مظفر آباد میں پیدا ہوئے۔فرزندِ محمد خاں نشترؔ اور شاگردِ جوشؔ ہیں ۔حمد ونعت گو شعرا میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ان کے کئی شعری مجموعہ ہائے کلام شائع ہو کر ادبی حلقوں میں شہرت اور دادِ تحسین حاصل کرچکے ہیں۔ان کا مجموعہ "روح انقلاب" ایک نعتیہ مسدس ہے ۔لیکن اس میں حمدیہ کلام بھی موجود ہے۔ زاہد کلیم کے شعری سرمائے میں عشق الہی،عشق رسول ﷺ اور صحابہ کرام سے مضبوط رشتہ قائم ہے۔مسلم امہ کے مسائل کی نشان دہی کرتے ہوئے عاجزی و انکساری کا نمونہ بن جاتے ہیں۔اپنی تہذیب و ثقافت ،اپنی روایات اور اپنی تاریخ سے انہیں بہت پیار ہے اور شعور بھی۔ یہ پیار اور شعور ان کی شعری صورت میں ڈھل کر محبت و عقیدت کے مزید پھول نچھاور کر رہا ہے۔ڈاکٹر عبد الکریم لکھتے ہیں:

"روح ِانقلاب مایہ ناز شاعر ،فرزندِ محمد خاں نشتر اور شاگردِ جوش ؔکی نعتیہ مسدس ہے۔زاہد کلیم کی اس مسدس کے ۱۰۵ سے ۱۲۰ حمدیہ اشعارہیں اور حمد کا یہ انداز بھی کم شعرا کو نصیب ہے۔ ذات باری تعالیٰ کا ادراک اور پہچان ،اس پر غیر مشروط ایمان کم شعرا کو ملا۔"29ے

ہے یہ بھی تیرا شکر کہ مجھ کو زبان ملی اور پھر زبان کو شوخی طرازِ بیاں ملی

طرزِ بیاں کو لیلیِ فکر ِجواں ملی فکر جواں کو دولت ِہفتِ

آسماں ملی30؎

طاہر قیوم طاہر (پ۔۱۹۵۶) آزاد کشمیر میں اردو حمد و نعت گوئی میں ایک نمایاں نام ہے۔ان کا تعلق مظفر آباد سے ہے۔ایڈیشنل انسپکٹر جنرل آزاد کشمیر پولیس کے عہدہ پر رہ چکے ہیں۔ان کے چھے اردو نعتیہ مجموعہ ہائے کلام "اظہار عقیدت،اظہار محبت ، جشن میلاد محمدؐ ہے مناؤلوگو ، اظہار چاہت ،اظہار الفت اور گلستان عقیدت"سب کے سب خوب صورت اور ایمان افروز نعتیہ گلدستے ہیں۔ان کے تمام مجموعہ ہائے کلام کی شروعات حمد باری تعالیٰ سے کی گئی ہے۔اشکِ عقیدت کی سیاہی کو پلکوں پر سجا کر حمد کے اشعار رقم کر رہے ہیں۔افضل شاہد لکھتے ہیں:

"طاہر قیوم طاہر کی شاعری کا دائرہ حمد و نعت اور منقبت تک ہی محدود ہے ۔اس میں بھی نعت رسول ﷺ سے خصوصی شغف ہے ،گویا ان کا دل عشق الٰہی اور عشق رسولؐ سے لبریز ہے۔انھیں ناز ایک اعلیٰ پولیس آفیسر ہونے پر نہیں بلکہ اللہ اور حضور ﷺ کا ثناخواں ہونے پر ہے۔"31؎

طاہر قیوم طاہر کے کلام سے حمدیہ انداز ملاحظہ کیجیے :

جس طرف دیکھیں آئے نظر تو ہی تو عارفوں عاشقوں کو تیری جستجو32؎

خواجا محمد عارف کا تعلق آزاد کشمیر کے ضلع میرپور سے ہے۔۱۹۶۰ءمیں پیدا ہوئے۔ایف ایس۔سی کے بعد تلاش ِمعاش کی خاطر برطانیہ چلے گئے۔برمنگھم جا کر انہیں ایسا علمی و ادبی ماحول ملا جس نے ان کے ذہنی گوشوں کو مزید منور کیا۔لکھتے ہیں:

"حمد و نعت اور دوسرے دینی موضوعات پر مشتمل میرا کلام "سعادت "میرے لیے واقعی سعادت ہے۔"33؎

حمد و نعت گوئی ان کا خاص میدان ہے۔"سعادت "(۲۰۰۶ء)ان کا حمدیہ و نعتیہ مجموعہ ہے۔ یہ کہا جا سکتا

ہے کہ اللہ تعالیٰ اور سرکار دو عالم ﷺ سے آپ کا سچا عشق پیکر شعر میں ڈھل کر "سعادت "کی صورت میں حسین یادوں کا تاج محل بن گیا ہے۔ڈاکٹر عطش درانی کے مطابق:

"حمد و نعت گوئی کے سفر میں محمد عارف قیام پاکستان کے فوری بعد کے شعراء کے روایتی انداز کے ساتھ قدم ملا کر کھڑے ہیں جس میں تاثرات اور محسوسات کو بیان

کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔اس انداز میں رعایت لفظی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔انداز پر قدیم رنگ سخن کے بڑے اثرات ہیں۔کیف،جذب اور تلاطم کا اظہار ہے۔زبان کو انھوں نے بڑی سادگی سے برتا ہے۔یہ رنگ درد، کاکوروی کے ہاں پایا جاتا ہے۔نعت گوئی درد ،کاکوروی اور بہزاد لکھنوی کے اسالیب کے درمیان کہیں جگہ رکھتی ہے۔"34؎

ان کی ایک حمد کے اشعار ملاحظہ ہوں:

زبان محوِ حمد و ثنائے خدا ہے یہ توفیق بھی تو عطائے خدا ہے

جسے ہو گئی اپنی پہچان عارف وہی عارفِ راز ہائے خدا ہے35؎

آزاد کشمیر کے حمد گو شعرا کی روایت میں ایک نام سید رضوان حیدر بخاری کا بھی ہے۔تعلق آزاد کشمیر کے ضلع حویلی سے ہے۔۱۹۶۵ءمیں پیدا ہوئے۔تین اردو حمدیہ و نعتیہ مجموعہ ہائے کلام شائع ہو چکے ہیں جب کہ چوتھا مجموعہ "گلدستہ آرزو" زیر ترتیب ہے۔پروفیسر غلام احمد بخاری،ان کی حمدیہ شاعری کے متعلق یوں لکھتے ہیں:

"سید رضوان حیدر بخاری کا پہلا حمدیہ ونعتیہ مجموعہ کلام "مضرابِ آرزو"اس کے بعد دوسرا نعتیہ مجموعہ" ضیا طیبہ " اور تیسرا مجموعہ "کرم حضور کا ہے" ان کے عقیدے اور عقیدت دونوں کی ترجمانی کرتے ہیں۔"36؎

مفلس ہوں ناتواں ہوں عاجز ہوں غم کا مارا۔۔اس بحرِ بیکراں میں کیسے کروں گزارا

لاچار کا جہاں میں کوئی نہیں ہے چارا۔۔پروردگار عالم تیرا ہی ہے سہارا37؎

ڈاکٹر فیاض الحسن۱۹۶۹ءمیں مظفر آباد میں پیدا ہوئے۔امریکہ سے انگریزی میں پی ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی۔جامعہ آزاد جموں و کشمیر شعبہ انگریزی کے ساتھ کچھ عرصہ وابستہ رہے۔پھر سعودی عرب میں قصیم یونی ورسٹی کے ساتھ منسلک رہے۔آج کل مظفر آباد میں ایک پرائیویٹ سکول چلا رہے ہیں۔ڈاکٹر صاحب کا اردو حمدیہ و نعتیہ مجموعہ "ذوقِ عرفان"(۲۰۰۵)شائع ہوا،جو ڈاکٹر فیاض کے گہرے اور سچے جذبات کا عکاس ہے۔ناز مظفر آبادی لکھتے ہیں:

"سردار فیاض الحسن نے اپنی حمدیہ شاعری میں جس طرح کے توحیدی مضامین باندھے

ہیں، قابل صد تحسین ہیں ،آپ کا ہر شعر جملہ بدعات کی نفی کرتا ہے۔"38؎

حمدیہ نمونہ کلام ملاحظہ ہو:

یہی بندگی کا تقاضا ہے یارو۔۔اسی کو پکارو جو سب کا خدا ہے
کہ محو ثناء جس کی سارا جہاں ہے۔۔۔وہ رب العلیٰ ہے ،وہ رب العلیٰ ہے39؎

جاوید الحسن جاوید۱۹۶۹ءمیں پلندری میں پیدا ہوئے۔بہ حیثیت لیکچرار اپنی زندگی کا آغاز کیا۔۱۹۹۹ءمیں سیکشن آفیسر تعیناتی ہوئی۔آج کل سیکرٹری حکومت کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔اپنی تہذیب و ثقافت سے محبت کرنے والے،خوب صورت لب و لہجہ،میٹھے اور دھیمے مزاج کے شاعر ہیں۔پانچ شعری مجموعہ ہاکلام شائع ہو چکے ہیں۔حمدیہ و نعتیہ مجموعہ " مجہور مدینہ " کے خالق ہیں۔ان کی تمام تصانیف میں حمدیں موجود ہیں۔حمدیہ کلام دیکھیے:

مری فکر ہے مری ذات تک ترا رحم سارے جہاں میں ہے40؎

ڈاکٹر سید نثار ہمدانی کی نظمیں "گلگت کی سر زمین پہ پہلی مری نماز،نہج البلاغہ اور حمد"،فاروق قمر کی نظم "پکار"، ظلِ ہمانایاب کی نظم "مرے پیمبر"،یعقوب شائق کی طویل نظم "اے خدا"،توصیف خواجا کی نظم "سنگ تراش "،جابر آزاد کی نظم "مسجد میں نہانا" ،منور قریشی کی نظم "لوگ جس سے ڈرتے ہیں،اسے پوجتے ہیں"،نصیر احمد ناصر کی نظم "خدا ایک آنسو مرا بارشوں میں بہادے" اور واحد اعجاز میر کی اپنی نوعیت کی منفرد حمدیہ نظمیں ہیں۔ان مجموعہ ہائے کلام کے علاوہ آزاد کشمیر کے اکثر شعرا نے حسب توفیق حمدیہ اشعار کہے ہیں۔ ذیل میں کچھ اشعار پیش ہیں جن سے آزاد کشمیر میں اردو حمدیہ شاعری کے معیار،مقدار اور روایت کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

یہ تقاضا ہے مرے ذوقِ عبودیت کا۔۔۔سر جھکانا ہی پڑے گا کوئی در ہو کہ نہ ہو41؎
نہ کر غم تو امروز و فردا کا آزر۔۔۔خدا اور دے گا خدا اور دے گا42؎
یہ عادت ہے تیری کہ بندہ نوازی۔۔۔مری لغزشوں پر فقط مسکرانا43؎
علوم جتنے بھی وحی خدا کے منکر ہیں۔۔۔وہ بال و پر نہیں ، بے دست و پائی دیتے ہیں44؎
کبھی صحرا ، کبھی خیمہ ، کبھی گھر دیتا ہے۔وہ جو دیتا ہے تو پھر کشتیاں بھر دیتا ہے45؎
تو کہ علیم و عالم لاہوت و لامکاں۔۔تو کہ خبیر و واقفِ اسرار ِ کن فکاں46؎
ہمیں ہر جہت پہنچنے دے۔۔۔کہ اپنی تو کوئی جہت بھی مکمل نہیں ہے47؎

جو یاد آئی زمانے میں رزق کی تنگی۔۔خدا گواہ ہے یار خدا بھی بھول گئے48؎

اے خدا مجھ کو میری بات کو زندہ رکھنامیرے شہروں میرے دیہات کوزندہ رکھنا

جس کو کیا آباد خان مظفرخان نے اس حسین شہر کے دن رات کو زندہ رکھنا49؎

میرے عصیاں پہ کرنہ نظر مالکا۔۔۔میں خطا ہی خطا تو عطا ہی عطا50؎

خدا میرے قدموں کو رستہ بنا دے۔۔۔خدا مجھ کو پھولوں کی خوش بوبنا دے ،

ہوا میں اڑا دے51؎۔۔۔اے خدا میری تمنا بھی فقط اتنی ہے

تیری تعریف میں اک اور جہاں تک اتروں52؎یوں تو ہر رنگ بری رسم جبیں سائی ہے

سجدہ کرنا ہو تو خالق کی جناب اچھی ہے53؎۔۔۔تو عزیز ہے تو رؤف ہے

تو مالک ہے تو خالق ہے54؎۔۔۔در پے تیری میں آن گرا رحم کر رحیم

گلزار ہوں حسین کا عزم حسین دے55؎۔۔۔بہت مشکل گھڑی ہے ، رحم فرما

تری رحمت بڑی ہے ، رحم فرما56؎۔۔۔تری خطاؤں کی چادر بھی ڈھل ہی جائے گی

خدا کے سامنے اک بار گڑ گڑ تو سہی57؎

آزاد کشمیر کی وادی سر سبز و سرخرو کی دل آویز سحر انگیز فضائیں اپنے قدرت کے جلوؤں کو کھول کھول کر دعوت نظارہ اور یکتائی پیش کر رہی ہے۔ان خوب صورت مناظر کی موجودگی میں آزاد کشمیر کے شعرا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا میں رطب اللسان ہیں۔ آزاد کشمیر میں اردو حمدیہ شاعری کی روایت تقریباً تین صدیوں پر مشتمل ہے۔آزاد کشمیر میں جو اردو حمدیہ شاعری تخلیق ہوئی وہ معیار اور تنوع کے اعتبار سے کسی طرح کم نہیں ہے بل کہ بعض جہات میں ان کے ہاں زیادہ گہرا فکری وفنی شعور اور تازگی دیکھنے میں آئی ہے۔ان شعرا نے جس لگن اور خلوص کے ساتھ اردو حمدیہ شاعری میں اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا بھرپور اظہار کیا ہے ایک توانا آواز کی حیثیت سے یاد رکھے جائیں گے۔آزاد کشمیر کے شعرا نے تمام نظاروں کے خالق کی ایک ایک خوبی اور اسمائے حسنیٰ کو اپنی حمدیہ شاعری کا موضوع بنایا ہوا ہے۔شاعری کے ہر دور میں حمدیہ شاعری پر مبنی خوب صورت کلام دیکھنے اور پڑھنے کو ملتا ہے ،جن سے اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین کامل،اس کی صفات وکمالات کے اظہار اور احاطہ قدرت کا بیاں مودب اور منکسر انداز میں موجود ہے۔انھوں نے اپنی حمدیہ شاعری میں کئی فکری جہتیں اور انداز کو اپنے اپنے مشاہدات کے رنگ دیئے ہیں صرف زاویہ نگاہ وراسلوب کا فرق ہے۔ متنوع زاویوں سے اللہ تعالیٰ کی جملہ صفات کاذکر کیاہے۔اردو حمد کے موضوعاتِ فکروفن میں بھی روایت کے ساتھ ساتھ جدت اور تنوع نظر آتاہےاور ثروت مند سرمایہ موجود ہے۔جوں جوں وقت گزرے گا آزاد کشمیر میں اردو حمد کی مختلف جہتیں نموواظہار پائیں گئی۔اردو حمد کی ترویج وترقی

کے لیے اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ شعری اور شرعی اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے کثرت سے اردو حمد تخلیق کی جائے نہ کہ عقیدت اور بسم اللہ کے طور پر رسم پوری کی جائے۔ میں نے حتی الوسیع کوشش کی ہے کہ مکمل تحقیق کے حوالے سے گفت گو کروں لیکن غلطیوں کے امکانات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کیا خبر کتنے قدیم وجدید حمد گو شعرا میری آنکھ سے اوجھل رہے ہوں گے۔

حواشی وحوالہ جات

1۔ عطاالرحمن نوری، اردو اصناف ادب، رحمان پبلی کیشنز، مالیگاؤں مہاراشٹر، ص ۷۷
1.Atta Rahman Noori, Urdu Genres of Literature, Rahman Publications, Malegaon Maharashtra, p.77

2۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، اصناف ادب، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۲، ص ۲۳
2.Dr. Rafiuddin Hashmi, Asanaf Adab, Milestone Publications, Lahore, 2012, p. 23

3۔ ایضا، ص ۲۴
3.Also, p. 24

4۔ ڈاکٹر ایس۔ ایم ناز، تصویر کشمیر، مقبول اکیڈمی، لاہور، ۲۰۰۳ء، ص ۸۸
4.Dr. S. M. Naz, Photograph of Kashmir, Maqboob Academy, Lahore, 2003, p.88

5۔ احسان اکبر، جموں کشمیر، ہمارا اکیس ویں صدی میں داخلہ، المسطر اسلام آباد، اول، ۱۹۹۴ء، ص ۱۸
5.Ehsan Akbar, Jammu and Kashmir, Our Entry into the 21st Century, Al−Mastar Islamabad, I, 1994, p. 18

6۔ ڈاکٹر افتخار مغل، کشمیر میں اردو شاعری، مقالہ برائے ایم۔ فل، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، ۱۹۹۵، ص ۱۲۲
6.Dr. Iftikhar Mughal, Urdu Poetry in Kashmir, Dissertation for M. Phil, Allama Iqbal Open University Islamabad, 1995, p.122

7۔ ڈاکٹر شفیق انجم، مقدمہ، مشمولہ، گلزار فقر از غلام محی الدین، الفتح پبلی کیشنز، اسلام آباد ۲۰۱۱ء ص ۹
7.Dr. Shafiq Anjum, case, including, Gulzar Faqraz Ghulam Mohiuddin, Al-Fath Publications, Islamabad, 2011, p.9

8۔ غلام محی الدین، گلزار فقر، مرتب ڈاکٹر شفیق انجم، الفتح پبلی کیشنز اسلام آباد ۲۰۱۱ء ص ۱۶
8.Ghulam Mohiuddin, Gulzar Faqar, compiled by Dr. Shafiq Anjum, Al-Fath Publications, Islamabad, 2011, p.16.

9۔ جویریہ یاسمین، فلیپ، مشمولہ، مالا میں دھاگہ از امین طارق قاسمی، ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرکز تحقیقات، میرپور ۲۰۱۴ء ص ۲۰
9.Javeria Yasmin, Flap, Mushola, Thread in Mala Azamin Tariq Qasmi, Dr. Muhammad Rafiuddin Research Center, Mirpur 2014 p.20

10۔ پروفیسر امین طارق قاسمی، مالا میں دھاگہ، ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرکز تحقیقات، گورنمنٹ کالج میرپور، ۲۰۱۴ء ص ۶۲
10.Prof. Amin Tariq Qasmi, Mala main Daga, Dr. Muhammad Rafiuddin Research Center, Government College Mirpur, 2014 p.62

11۔ پروفیسر بشیر مغل، تہہ محراب حرم، پبلشرز۔ ندارد، افضل پور، ۱۹۹۴ء ص ۲۳
11.Professor Bashir Mughal, Teha Mihrab Haram, Publishers.Darhad, Afzalpur, 1994 p. 23

12۔ پروفیسر صغیر آسی، فلیپ، گلدستہ عقیدت، محمد خلیل ثاقب، نواب سنز پبلی کیشنز، راولپنڈی ص ۸
12.Prof. Sagheer Asi, Flap, Gulsta Bhodesh, Mohammad Khalil Saqib, Nawab Sons Publications, Rawal Pindi p.8

13۔ محمد خلیل ثاقب، گلدستہ عقیدت، نواب سنز پبلی کیشنز، راولپنڈی ص ۳۷
13.Mohammad Khalil Saqib, Guldstha Devoted, Nawab Sons Publications, Rawal Pindi p.37

14۔ جیلانی کامران، دیباچہ، مشمولہ، ثنا از الطاف قریشی، اعطیار پبلی کیشنز، مظفر آباد، ۱۹۸۳ء ص ۵
14.Jilani Kamran, Preface, Mushmoolah, Sanaazaltaf Qureshi, Atiyar Publications, Muzaffarabad, 1983 p.5

15۔ الطاف قریشی، داتا زہر پلا، مکتبہ شعر وادب، لاہور، ۱۹۷۷ء ص ۲۸
15.Altaf Qureshi, Datta Zehr Palla, School of Poetry and Literature, Lahore, 1977 p.28

16- ڈاکٹر شفیق انجم، دیباچہ، کلام بشیر صرفی از بشیر صرفی، پورپ اکادمی، اسلام آباد، ۲۰۱۰ء، ص ۳۴

16.Dr. Shafiq Anjum, Preface, Kalam Bashir Sarti by Bashir Sarti, Purap Academy, Islamabad, 2010, p. 34

17- بشیر صرفی، کلام بشیر صرفی، مرتب ڈاکٹر شفیق انجم، پورپ اکادمی، اسلام آباد، ۲۰۱۰ء، ص ۲۴

17.Bashir Sarafi, Kalam Bashir Sarafi, compiled by Dr. Shafiq Anjum, Purap Academy, Islamabad, 2010, p. 24

18 ڈاکٹر فرمان فتح پوری، فلیپ، مشمولہ، سرِ شاخ خیال از ڈاکٹر عبدالرحمن عبد، نیویارک اردو انجمن، نیویارک، ۲۰۱۰ء، ص ۱۲

18 Dr. Farman Fathpuri, Flip, Covered, Sar-e-Shakh Khyaal by Dr. Abdul Rahman Abd, New York Urdu Association, New York, 2010 p.12

19- ڈاکٹر عبدالرحمن عبد، عرفان عبد، نیویارک اردو انجمن، نیویارک، ۱۹۹۱ء، ص ۵۳

19.Dr. Abdul Rahman Abd, Irfan Abd, New York Urdu Association, New York, 1991, p.53

20- میجر رفیق جعفری، دیباچہ، مشمولہ، سب کے سب محمد سے، ایس ٹی پرنٹرز، راول پنڈی، ۲۰۱۷ء، ص ۱۱

20.Major Rafiq Jafari, Preface, including, Subk Sab Muhammadse, ST Printers, Rawalpindi, 2017, p.11

21- میجر رفیق جعفری، سب کے سب محمد سے، ایس ٹی پرنٹرز، راول پنڈی، ۲۰۱۷ء، ص ۲۴

21.Major Rafique Jafri, From Subb Sub Muhammad, ST Printers, Rawal Pindi, 2017 p.24

22- حکیم سید علی اکبر، یا رحمتہ العالمین، بھٹو پرنٹر لاہور، ۲۰۱۶ء، ص ۲۵

22.Hakeem Syed Ali Akbar, or Rahmatah Al-Amin, Bhutto Printer Lahore, 2016, p. 25

23- ڈاکٹر محمد اسلم، فلیپ، مشمولہ، صہبائے عشق از سید مقصود حسین راہی، اظہار سنز پرنٹر، لاہور، ص ۱۲

23.Dr. Mohammad Aslam, Flip, Covered, Companions of Love by Syed Maqsood Hussain Rahi, Azhar Sons Printer, Lahore, p.12

24- سید مقصود حسین راہی، صہبائے عشق، اظہار سنز پرنٹر، لاہور، ص ۵۲

24.Syed Maqsood Hussain Rahi, Companions of Ishq, Azhar Sons Printer, Lahore, p.52

25- سید عطاء اللہ شاہ، فلیپ، مشمولہ، نعت کا سفر از پروفیسر شفیق راجا، ادارہ نکس، میرپور، ۲۰۱۵ء، ص ۶

25.Syed Attaullah Shah, Flip, Covered, Naat Ka Safar by Prof. Rashfiq Raja, Nix Publishers, Mirpur, 2015, p.6

26- پروفیسر شفیق راجا، نعت کا سفر، ادارہ نکس، میرپور، ۲۰۱۵ء، ص ۱۳

26.Professor Shafiq Raja, The Journey of Naat, Publishers, Mirpur, 2015, p.13

27- ڈاکٹر حبیب الرحمن، فلیپ، مشمولہ، جنبش لب از عبدالحق مراد، اے۔کے۔بی گراف، راولپنڈی، ۲۰۱۷ء، ص ۱۴

27.Dr. Habib-ur-Rehman, Flap, Covered, Jointed Lip by Abdul Haq Murad, AKB Graf, Rawalpindi, 2017, p. 14

28- پروفیسر عبدالحق مراد، جنبش لب، ے۔کے۔بی گراف، راول پنڈی، ۲۰۱۷ء، ص ۲۸

28.Prof. Abdul Haq Murad, Jambish Lib, KB Graf, Rawal Pindi, 2017, p. 28

29- ڈاکٹر عبدالکریم، روح انقلاب اور زاہد کلیم، مشمولہ، نعت رنگ، مرتب سید صبیح الدین رحمانی، سلور جوبلی نمبر ۲۰۱۵ء، ص ۶۸۱

29.Dr. Abdul Karim, Spirit of Revolution and Zahid Kaleem, including, Naat Rang, compiled by Syed Sabihuddin Rahmani, Silver Jubilee No. 2015, p.681

30- زاہد کلیم، روح انقلاب، قلم دوست پبلی کیشنز، اردو بازار لاہور، ۲۰۰۸ء، ص ۶۵

30.Zahid Kaleem, Soul of Revolution, Qalam Dost Publications, Urdu Bazar Lahore, 2008, p.65

31- افضل شاید، فلیپ، مشمولہ، اظہار چاہت از طاہر قیوم طاہر، ٹاپ ماؤنٹن پرنٹر اینڈ پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۵ء، ص ۴۴

31.Afzal Perhaps, Flap, Mashoola, Expression of Desire by Tahir, Qayyum Tahir, Top Mountain Print and Publications, Lahore, 2015, p. 44

32- طاہر قیوم طاہر، اظہار چاہت، ٹاپ ماؤنٹن پرنٹر اینڈ پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۵ء، ص ۴۳

32.Tahir Qayyum Tahir, Izhar Chahat, Top Mountain Print and Publications, Lahore, 2015, p.43

33- خواجا محمد عارف، فلیپ، مشمولہ، سعادت از خواجا محمد عارف، تعبیر پبلی کیشنز، میرپور، ۲۰۰۶ء، ص ۹

33.Khawaja Muhammad Arif, Flip, Covered, Saadat by Khawaja Muhammad Arif, Tabeer Publications, Mirpur, 2006, p.9

34۔ ڈاکٹر عطش درانی، فلیپ، مشمولہ، سعادت از خواجا محمد عارف، تعبیر پبلی کیشنز، میر پور، ۲۰۰۶ء، ص ۱۰
34.Dr. Attish Durrani, Flip, Mushmoola, Saadat by Khawaja Mohammad Arif, Tabeer Publications, Mirpur, 2006, p.10

35۔ خواجا محمد عارف، سعادت، تعبیر پبلی کیشنز، میر پور، ۲۰۰۶ء، ص ۲۱
35.Khawaja Mohammad Arif, Saadat, Tabeer Publications, Mirpur, 2006, p.21

36۔ غلام احمد بخاری، فلیپ، مشمولہ، کرم حضور کا ہے از سید رضوان حیدر، میٹرکس پبلی کیشنز، راول پنڈی، ۲۰۱۷ء، ص ۲۳
36.Ghulam Ahmad Bukhari, Flap, Covered, Karam Huzur Ka Hai by Syed Rizwan Haider, Matrix Publications, Rawalpindi, 2017, p.23

37۔ سید رضوان حیدر، کرم حضور کا ہے، میٹرکس پبلی کیشنز، راول پنڈی، نومبر ۲۰۱۷ء، ص ۱۴
37.Syed Rizwan Haider, Karam Huzoor Ka Hai, Matrix Publications, Rawalpindi, November 2017, p.14

38۔ ناز مظفر آبادی، فلیپ، مشمولہ، ذوق عرفان از ڈاکٹر فیاض الحسن، اتفاق پرنٹنگ پریس، مظفر آباد، ۲۰۰۵ء، ص ۱۳
38.Naz Muzaffarabadi, Flap, Covered, Zouk Irfan by Dr. Fayyaz Al Hasan, Itfaq Printing Press, Muzaffarabad, 2005, p. 13

39۔ ڈاکٹر فیاض الحسن، ذوق عرفان، اتفاق پرنٹنگ پریس، مظفر آباد، ۲۰۰۵ء، ص ۵۶
39.Dr. Fayyazul Hasan, Zouk Irfan, Aqash Printing Press, Muzaffarabad, 2005, p.56

40۔ جاوید الحسن جاوید، محبت پھول کی مانند، نیلم پرنٹنگ پریس، مظفر آباد، ۲۰۰۴ء، ص ۳۲
40.Javed Al Hasan Javed, Muhabat phool ki manid, Neelam Printing Press, Muzaffarabad, 2004, p.32

41۔ حبیب کیفوی، کشمیر میں اردو، مرکزی اردو بورڈ، لاہور، اول ۱۹۹۷ء، ص ۱۲۳
41.Habib Kaifou, Urdu in Kashmir, Central Urdu Board, Lahore, 1997, p. 123

42۔ آزر عسکری، کشت زعفران، کشمیر بک فاؤنڈیشن، ۱۹۷۶ء، ص ۱۱۸
42.Azar Askari, Cultivation of Saffron, Kashmir Book Foundation, 1976, p. 118

43۔ محمد خان نشتر، لمحات نشتر، نیلم پبلی کیشنز، مظفر آباد، ۲۰۰۱ء، ص ۱۵
43.Muhammad Khan Nishtar, Lamhat Nishtar, Neelam Publications, Muzaffarabad, 2001, p.15

44۔ ڈاکٹر صابر آفاقی، شہر تمنا، ادبیات، مظفر آباد، ۱۹۸۰ء، ص ۱۴۹
44.Dr. Sabir Afaqi, City of Tamna, Literature, Muzaffarabad, 1980, p. 149

45۔ مشتاق شاد، ریگ رنگ، ماورا پبلشرز، لاہور، ۱۹۹۲ء، ص ۳۳
45.Mushtaq Shad, Rig Rang, Maw Ra Publishers, Lahore, 1992, p. 33

46۔ رفیق بھٹی، ستون دار، پنجال پبلشرز، میر پور، ۱۹۹۴ء، ص ۳۴
46.Rafiq Bhatti, Pillar, Panjal Publishers, Mirpur, 1994, p.34

47۔ توصیف خواجا، نظم، مشمولہ، ہفت روزہ، مشیر، مظفر آباد، ۱۹۹۶ء، ص ۲۹
47.Tausef Khawaja, Poems, Content, Weekly, Mushir, Muzaffarabad, 1996, p. 29

48۔ عماد الدین سوز، ماہ نامہ، آزاد کشمیر، دسمبر ۱۹۷۸ء، ص ۲۲
48.Imaduddin Soz, Monthly, Azad Kashmir, December 1978, p.22

49۔ مخلص وجدانی، صلیبوں کا شہر، ادبیات، مظفر آباد، ۱۹۹۵ء، ص ۶۷
49.Mukhlis Wajdani, City of Crosses, Literature, Muzaffarabad, 1995, p.67

50۔ ڈاکٹر افتخار مغل، حمد، مشمولہ، اختر سحر، گورنمنٹ کالج چکار مظفر آباد، پہلا شمارہ، ۱۹۸۴ء، ص ۲
50.Dr. Iftikhar Mughal, Hamad, Mashoola, Akhtar Sahar, Government College Chikar Muzaffarabad, first issue, 1984 p.2

51۔ نصیر احمد ناصر، جدائی راستوں کے ساتھ چلتی ہے، لیور بکس اسلام آباد، ۱۹۹۴ء، ص ۱۱
51.Naseer Ahmad Nasser Walks along separate paths, Liver Books Islamabad, 1994, p.11

52۔ اسرار ایوب، حمد، مشمولہ، ماھل، گورنمنٹ کالج باغ، زلزلہ نمبر، ۲۰۰۷ء، ص ۳۱

52.Israr Ayub, Hamad, Mashmoola, Mahal, Government College Bagh, Zilzala No., 2007, p.31

53۔عبدالرزاق بے کل، ہنگام جنوں، الفلاح پبلشرز۔پشاور، ۱۹۹۴ء، ص ۷

53.Abdul Razzaq Baykal, Hingam Janun, Al Falah Publishers.Peshawar, 1994, p. 7

54۔بشیر صرفی، کلام بشیر صرفی، مرتبہ،ڈاکٹر شفیق انجم، پورب اکادمی اسلام آباد، ۲۰۱۰، ص ۲۲

54. Bashir Sarafi, Kalam Bashir Sarafi, Martaba, Dr. Shafiq Anjum, Purab Academy Islamabad, 2010, p. 22

55۔ساگر کاشمیری، ادھورے سپنے، کاشر پبلشرز، میرپور، ۱۹۹۹ء، ص ۲۵

55. Sagar Ka Shamiri, Adhore Sapne, Ka Sher Publishers, Mirpur, 1999, p.25

56۔ناز مظفر آبادی، حرف آشنا، مثال پبلشرز، فیصل آباد، ۲۰۱۷ء ص ۱۳

56. Naz Muzaffarabadi, Harf Ashna, Example Publishers, Faisalabad, 2017 p.13

57۔ڈاکٹر مقصود جعفری، اوج دار، ۲۰۱۰ء، ص ۱۹۳

57. Dr. Maqsood Jafari, Ujdar, 2010, p. 193